قارئین کرام

(تصریحات)

کچھ عرصہ سے شریعت بل کی بازگشت کو ایک عرصہ کے بعد دوبارہ محسوس کر رہے ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم شریعت بل کے بارے میں بات کریں ہم کو شریعت بل کے محرکات محرکین اور ان کے نظریات کا جائزہ لینا چاہیے شریعت بل کے بہت سے دوسرے محرکات میں سے ایک بڑا محرک جو کہ سابق حکومت کے دور میں پیش کیا گیا ایک سیاسی محرک تھا کہ جناب صدر اپنے عہد اقتدار کو طوالت دینے کے لیے بعض علماء زکوٰۃ کا سہارا لینا چاہتے تھے۔ اور اس ضمن میں چونکہ قرآن و سنت سے ان کو معاونت نہ مل سکتی تھی اس اس لیے انہوں نے ان اجتہادات کو استعمال کرنا چاہا جو کہ عہد ملوکیت میں بھی حکمرانوں کے عہدوں کو طوالت دینے کے لیے استعمال ہوتے رہے ہیں لیکن اس دور میں قرآن و سنت کا علم اٹھائے ہوئے لوگوں نے بالعموم اور والد محترم نے بالخصوص اس ملک میں جو کہ قرآن و سنت کے نام پہ حاصل ہوا تھا میں کسی بھی قسم کے اجتہاد یا فقہ جو نص قرآن و سنت کے خلاف ہو ماننے سے انکار کر دیا۔ چونکہ بابا کی آواز ملک میں ایک موثر آواز تھی اس لیے یہ بل اختلافی ہونے کے باعث منظور نہ ہو سکا۔

بل کے محرکین اس بل کے ذریعے درحقیقت سابقہ حکومت کو طوالت دینے سے زیادہ تقلید شخصی کے حوالے سے ایک مخصوص فقہ کہ جس کے وہ پیروکار تھے نافذ کرانا چاہتے تھے جس کا اظہار اس شق میں کیا گیا ہے

«قرآن و سنت کی تعبیر اور تشریح کرتے وقت مسلمہ فقہاء کے اجتہادات اور افکار کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا»

حالانکہ رب العالمین نے اپنی کتاب میں کہا ہے (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی علاوہ ازیں اجتہاد کو چند فقہاء تک محدود کر دیا گیا ہے حالانکہ اس کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے اور اس شق میں چھپے ہوتے

مقلدین کے عزائم کو علامہ شہید نے بے نقاب کیا چونکہ اس جگہ ہم باقی متنازع شقوں کا ذکر بوجہ طوالت کرنے سے قاصر ہیں اس لیے مختصراً اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اس قسم کی شقوں کی موجودگی میں ہم اس بل کی مخالفت کرتے رہیں گے بلکہ ہر اہل حدیث کو اس بل کی مخالفت کرنی چاہیے ۔

ابتسام الٰہی ظہیر